قرآن کریم کی سورۃ الکہف میں اللہ تعالیٰ نے عیسائیت کی پہلی چند صدیوں میں رہنے والے عیسائی نوجوانوں کا ذکر کیا ہے۔ ان آیات سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ کس طرح ان عیسائی نوجوانوں نے اپنے مذہب اور اپنے عقیدہ کی حفاظت کی اور کس طرح وہ خدا تعالیٰ کے حضور مخلصانہ دعائیں کرتے ہوئے اپنے دین اور ایمان پر ثابت قدم رہے۔ لیکن جب اس زمانہ کے بادشاہوں اور راہنماؤں نے عیسائیت قبول کی اور عیسائیوں کو دنیاوی طاقت مل گئی تو وقت کے ساتھ ساتھ اُن کا ایمان بھی تدریجی زوال کا شکار ہوگیا۔ اُن کی زندگیوں میں دنیاداری مقدم ہوگئی اور اُن کا مضبوط ایمان تدریجاً کمزور ہوتا گیا۔ آزادی اور خوشحالی کے نام پر انہوں نے اپنے ایمان کو کمزور ہونے دیا۔ دنیاوی کشش اور دنیا کی چیزوں کو اپنے دین پر مقدم ہونے دیا۔ چنانچہ اس کے بعد اُن کا ایمان صرف نام کا ہی باقی رہ گیا۔

ہمارے احمدی نوجوان اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں اور اپنی اصلاح کریں۔ جب ایسا ہوگا تب ہی وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کی راہوں کو روشن کرنے میں اپنا کردار ادا کرسکیں گے۔ جب تک ایک احمدی اِس کوشش میں گامزن نہیں رہے گا تب تک اُس کا بیعت کرنا بے فائدہ ہے اور وہ اپنے دینی فرائض کو سرانجام دینے میں ناکام رہے گا۔ اگر ہمارے احمدی نوجوان اس مشن میں ناکام رہے تو وہ اُن راہوں پر چلنے لگ جائیں گے جن راہوں پر ابتدائی عیسائی چلے تھے جو ابتدا میں تو اپنے دین کے لئے پُرجوش تھے لیکن بعد میں اپنی تعلیمات سے اس حد تک دُور ہٹتے چلے گئے کہ آج کلیسا کو اپنے وجود کو کھو دینے کا خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔

قرآن کریم کا ایک قدیم نسخہ دریافت ہونے کا ذکر اور حفاظت قرآن کریم کے عظیم الشان وعدہ کا ایمان افروز بیان

عیسائیت کا زوال بلاشبہ ہونا ہی تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد دین حق ہی وہ واحد حقیقی مذہب رہ گیا ہے جو پھیلا اور جس کی فتح مقدر ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ یہاں اور دوسری جگہوں پر بھی غیر کھلم کھلا اپنے خوف کا اظہار کررہے ہیں کہ دین حق فائق ہوجائے گا میں اپنے احمدی نوجوانوں کو یاد دلانا چاہتا ہوں بلکہ تمام احمدیوں کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ انہیں لازماً ان اقوام کی حقیقی دین کی طرف راہنمائی کرنی ہے۔ یہ آپ کا اولین ہدف اور پختہ عزم ہونا چاہئے اور اس کا حصول صرف دعاؤں اور مخلصانہ کوششوں سے ہوگا۔ دنیا کو اس بات سے آگاہ کرنا آپ کا فرض ہے کہ قرآن کریم ہی تمام بنی نوع انسان کیلئے ایک کامل اور وقت کی قید سے آزاد تعلیم ہے۔

نومبائعین کے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ اور ایم ٹی اے سے وابستہ رہنے کے نتیجہ میں اُن کے ایمان میں اضافہ کا ذکر

ہر احمدی کو ایم ٹی اے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت کو پہچاننا چاہئے اور اس کی ہرگز ناقدری نہیں کرنی چاہئے۔

ہمیں چاہئے کہ ہم ایم ٹی اے کے ساتھ جُڑ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف موضوعات پر مشتمل اور مختلف حالات و واقعات کی روشنی میں ایم ٹی اے شاندار پروگرام تیار کررہا ہے۔ آپ کو چاہئے کہ ان پروگراموں کو دیکھ کر مختلف معاملات پر اور مختلف مسائل پر دین حق کے نقطہ نظر کو سمجھیں تا کہ آپ کے دینی علم میں بھی اضافہ ہو۔ اور اس طرح انشاء اللہ آپ کا جماعت سے بندھن بھی مضبوط ہوجائے گا۔

آپ نے اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ آپ دین کا حقیقی علم حاصل کررہے ہیں اور دین کی گہرائیوں کو سمجھ رہے ہیں تا کہ آپ ذاتی طور پر دین کی خدمت کے لئے صفِ اوّل میں کھڑے ہوکر دین کا دفاع کرسکیں۔ آپ انتظار مت کریں اور نہ ہی ہچکچائیں۔ آپ کو چاہئے کہ آج ہی حضرت اقدس مسیح موعود کے حقیقی خادم کے طور پر اپنا قدم آگے بڑھائیں اور اُن لوگوں میں شامل ہوجائیں جو اِس جہان میں بھی اور آخرت میں بھی روحانی انعام پانے والے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کے ماننے والوں کی حیثیت سے یہ ہمارا فرض ہے کہ اُن لوگوں سے دین حق کا دفاع کریں جو اُسے تباہ کرنا چاہتے ہیں۔

دین کے دفاع کے لئے آپ کو ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود اپنی جماعت سے کیا چاہتے تھے اور آپ کی ہم سے کیا توقعات تھیں۔

حضرت مسیح موعود نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے حقیقی بندھن قائم کرنے کے لئے ایک ہی راہ ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت سے کامل وفاداری، کامل اطاعت اور کامل اخلاص کے ساتھ وابستہ کرلے۔

مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان اور امریکہ اجتماع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے انگریزی میں فرمودہ اختتامی خطاب کا اردو مفہوم۔ 14 جون 2015ء بمقام اسلام آباد، ٹلفورڈ یوکے

(خطاب کا یہ اردو مفہوم ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین کررہا ہے۔ ترجمہ : فاروق محمود۔ فرخ راحیل)

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

قرآن کریم کی سورۃ الکہف میں اللہ تعالیٰ نے عیسائیت کی پہلی چند صدیوں میں رہنے والے عیسائی نوجوانوں کا ذکر کیا ہے۔ ان آیات سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ کس طرح ان عیسائی نوجوانوں نے اپنے مذہب اور اپنے عقیدہ کی حفاظت کی۔ اور کس طرح وہ خدا تعالیٰ کے حضور مخلصانہ دعائیں کرتے ہوئے اپنے دین اور ایمان پر ثابت قدم رہے۔ مخفی طور پر بھی اور دوسرے ذرائع کو بروئے کار لاتے ہوئے بھی وہ مخالف دنیاوی بادشاہوں اور اُس زمانہ کی دوسری دنیاوی طاقتوں سے اپنے دین کی حفاظت کرنے کے قابل ہوئے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے مسلسل دعائیں کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے ایمان اور اپنے دین پر ثابت قدم رکھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اُس کی نصرت کے بغیر یہ ممکن نہیں۔

جب تک وہ اللہ تعالیٰ سے تعلق میں مضبوط رہے ان کی کوششیں بار آور رہیں۔ اور انہوں نے اپنے ایمان کو مخالفت اور ظلم و ستم سہنے کے باوجود کمزور نہیں ہونے دیا اور نہ ہی وہ اس وجہ سے حد سے زیادہ پریشان ہوئے۔ اُس وقت اُن کا ایمان ہی اُن کی واحد ترجیح اور فوقیت تھی۔ لیکن جب اس زمانہ کے بادشاہوں اور رہنماؤں نے عیسائیت قبول کی اور عیسائیوں کو دنیاوی طاقت مل گئی تو وقت کے ساتھ ساتھ اُن کا ایمان بھی تدریجی زوال کا شکار ہو گیا۔ اُن کی زندگیوں میں دنیاداری مقدم ہو گئی اور اُن کا مضبوط ایمان تدریجاً کمزور ہوتا گیا۔ آزادی اور خوشحالی کے نام پر انہوں نے اپنے ایمان کو کمزور ہونے دیا۔ دنیاوی کشش اور دنیا کی چیزوں کو اپنے دین پر مقدم ہونے دیا۔ چنانچہ اس کے بعد اُن کا ایمان صرف نام کا ہی باقی رہ گیا۔ یہ بات سچ ہے کہ عیسائیت مسلسل پھیلتی اور ترقی کرتی رہی ہے۔ لیکن اس کے بعد جو انہوں نے حاصل کیا وہ روحانیت میں ترقی نہیں تھی بلکہ دنیاوی ترقی اور کامیابی تھی۔

اسی وجہ سے حال ہی میں سابق آرچ بشپ آف کینٹربری (Archbishop of Canterbury) نے کہا ہے کہ عیسائیت کا زوال اور اس میں عدم دلچسپی اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ اُسے فکر ہے کہ **اب عیسائیت اپنی معدومیت سے محض ایک نسل ہی دور رہ گئی ہے۔** اپنی اس فکر کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ باقی مذاہب عیسائیت پر سبقت لے جائیں گے اور خاص طور پر انہوں نے اپنی فکر کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اسلام ایک فائق مذہب بن کر اُبھرے گا۔

ہمیں اس بات پر غور کرنا چاہئے اور اس بات کو پہچاننا چاہئے کہ دوسرے مذاہب اور اقوام کا زوال اور اُن کے حالات ہمارے لئے ایک تنبیہ اور سبق ہیں۔ عیسائیت کا زوال بلا شبہ ہونا ہی تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اسلام ہی وہ واحد حقیقی مذہب رہ گیا ہے جو پھیلا اور جس کی فتح مقدر ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ یہاں اور دوسری جگہوں پر بھی غیر مسلم کھلم کھلا اپنے خوف کا اظہار کر رہے ہیں کہ اسلام فائق ہو جائے گا میں اپنے احمدی نوجوانوں کو یاد دلانا چاہتا ہوں بلکہ تمام احمدیوں کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ انہیں لازماً ان اقوام کی حقیقی (دین حق) کی طرف رہنمائی کرنی ہے۔ یہ آپ کا اوّلین ہدف اور پختہ عزم ہونا چاہئے اور اس کا حصول صرف دعاؤں اور مخلصانہ کوششوں سے ہو گا۔ دنیا کو اس بات سے آگاہ کرنا آپ کا فرض ہے کہ قرآن کریم ہی تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک کامل اور وقت کی قید سے آزاد تعلیم ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا عیسائیت کا زوال یقینی ہے اور (دین) کے علاوہ تمام مذاہب آہستہ آہستہ اپنا اثر کھو دیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سے قبل مبعوث ہونے والے تمام انبیاء نے پیشگوئی کی تھی کہ ان کا لایا ہوا مذہب تدریجاً زوال پذیر ہو گا اور بالآخر معدوم ہو جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (دین حق) کا فائق ہونا اور اُس کا ہمیشہ قائم رہنا مقدر کیا ہے۔ انشاء اللہ۔

مومنین سے کئے گئے کئی وعدوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کیا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُسی نے قرآن کریم کو نازل کیا ہے اور وہی اُس کی حفاظت کرے گا۔ چنانچہ اب ہم تقریباً 1400 سال گزرنے کے بعد دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا ایک نقطہ یا کوما (comma) بھی تبدیل ہونے نہیں دیا اور نہ ہی قرآن کریم کی اصل نص میں کوئی تبدیلی واقع ہونے دی۔ قرآن کریم کی نص ہر لحاظ سے اپنی اصل حالت میں ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ کتابی شکل میں نص قرآن کریم کے علاوہ لاکھوں ایسے لوگ ہیں جنہوں نے پورے قرآن کریم کو حفظ کیا ہے اور عین اُسی طرح حفظ کیا ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔

حال ہی میں ایک قدیم نسخہ ملا ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ یہ نسخہ آٹھویں صدی کا ہے۔ یقیناً مورخین اس دریافت سے اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کرنا چاہتے تھے۔ اُن کا یہ دعویٰ تھا کہ قرآن کریم جو اپنی موجودہ حالت میں محفوظ ہے اس کی حفاظت کا آغاز دراصل اُس آٹھویں صدی کے قرآن کریم کے نسخہ سے ہوتا ہے اور مورخین نے یہ بھی کہا کہ مسلمانوں کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ قرآن کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے۔ لیکن مزید تحقیق اور تجزیہ کے بعد یہ بات ثابت ہوئی کہ جو قرآن کریم کا نسخہ ملا ہے وہ چھٹی صدی کا تھا نہ کہ آٹھویں صدی کا۔ عیسائی مورخین یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ نعوذ باللہ قرآن کریم کی موجودہ شکل اُس کی اصل شکل سے مختلف ہے لیکن بعد میں اُن کی اپنی تحقیق نے اس بات کو کلیۃً برعکس ثابت کیا۔ لہٰذا خدا تعالیٰ کا وعدہ کہ وہ خود قرآن کریم کی حفاظت کرے گا اور اُسے ہرگز تبدیل یا تحریف نہیں ہونے دے گا کس شان سے سچا ثابت ہوا۔

ایک اور وعدہ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کیا ہے وہ آخرین کے زمانہ سے متعلق ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے شخص کو مبعوث کرنے کا وعدہ کیا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلامِ صادق ہو گا۔ وہ شخص (دین حق) کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے مبعوث ہو گا اور (دین حق) کی حقیقی اور اصل تعلیمات کا آخری زمانہ میں دوبارہ احیاء کرے گا۔ ہم احمدی (۔) خوش نصیب ہیں کہ ہم نے یا ہمارے آبا و اجداد نے اُس شخص کی صداقت میں وہ نشانات دیکھے جسے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود اور امام مہدی کے طور پر مبعوث کیا ہے۔ اور اس طرح ہم اس پر ایمان لانے کے قابل ٹھہرے۔ یوں ہم اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور اُن برکات اور عنایات کو پا رہے ہیں جن کی پیشگوئی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آخرین کے دور سے متعلق کی تھی۔ اور اس پیشگوئی کی حقیقی تشریح اور اس کا حقیقی مفہوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سمجھایا ہے جس کے مطابق ہم اُس شخص پر ایمان لائے جسے اللہ تعالیٰ نے آخرین کے دور میں مبعوث کیا ہے۔

ایک اَور وعدہ جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے کیا ہے وہ نظام خلافت کے قیام سے متعلق ہے۔ اور یہ خلافت ہی ہے جس نے حقیقی مومنین کی قائم کردہ جماعت کی قیادت اور رہنمائی کرنی ہے۔ لیکن اس حقیقی خلافت کے قیام سے متعلق جو وعدہ کیا گیا ہے وہ ایک مشروط وعدہ ہے اور بعض شرائط کا پورا ہونا لازمی ہے تاکہ یہ برکات اور عنایات مومنین کے شامل حال رہیں۔ ایک بنیادی شرط یہ ہے کہ خلافت کا انعام اُن لوگوں کو دیا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور کسی کو اُس کا شریک نہیں ٹھہراتے۔ باقاعدگی سے عبادت کرنا اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنا بھی اُن کے لئے لازمی ہے۔ اُن کیلئے زکوٰۃ کی ادائیگی بھی لازمی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت بھی لازم ہے۔ پس ان شرائط کے مطابق مومنین کا خدائے واحد کی عبادت کرنا اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت لازمی ہے۔ انہیں لازماً نماز کے لئے وقف رہنا اور دین کے لئے مالی قربانی کے لئے بھی لازماً تیار رہنا ضروری ہے۔ اگر ایسا ہو گا تب ہی وہ خلافت کے انعام کے مستحق ٹھہریں گے۔ اس لحاظ سے ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ آج جماعت احمدیہ ہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس عظیم الشان انعام سے نوازا ہے۔

یہ سب باتیں ایک احمدی کو اس بات پر متوجہ کرنی چاہئیں کہ وہ اپنا جائزہ لے اور اپنا محاسبہ کرے کہ کیا وہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی پیروی کر رہا ہے یا نہیں۔

یہ ہمارے نوجوانوں اور ہماری آئندہ نسلوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ دنیاوی خواہشات کو ایک طرف رکھ کر اور دنیاوی اثرات سے دُور ہو کر دین کے خادم بن جائیں تاکہ ہمارے مستقبل میں آنے والی نسلیں بھی اللہ تعالیٰ کے انعام کی مستحق ٹھہریں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ آج کے عیسائی اپنے دین سے بہت دُور جا رہے ہیں اور وہ اس حد تک دُور جا چکے ہیں کہ کلیسا کے رہنما اس بات سے انتہائی فکرمند اور پریشان ہیں۔ وہ کھلے طور پر اس بات پر غور کر رہے ہیں کہ صرف چند عیسائی باقی رہ جائیں گے۔ وہ یہاں تک فکرمندی کا اظہار کر رہے ہیں کہ کہیں کلیسا بالآخر بالکل ختم نہ ہو جائے۔ اس خیال اور فکرمندی کا اظہار جائز ہے کیونکہ کلیسا کو قائم رکھنے کی کوششیں خالصۃً اُن کی دنیاوی کوششوں پر مبنی ہیں۔ اُن کے پاس کوئی الٰہی حفاظت نہیں ہے جو ان کی مدد کرے یا خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی وعدہ نہیں ہے جو اُن کے دین کیلئے ڈھال ہو۔ اس کے برعکس اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ (دین حق) کو فائق رکھے گا اور اس کی حفاظت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ اُس کی تعلیمات یعنی اُس کا دین اور شریعت اب کامل ہو گئی ہے۔ اور یہی تعلیمات تا قیامت قائم رہیں گی۔ اس لئے (۔) کو یہ فکر لاحق نہیں ہونی چاہئے کہ اُن کا دین ختم ہو جائے گا یا بالکل معدوم ہو جائے گا۔

پھر بھی مجھے جو فکر اور پریشانی مسلسل لاحق ہے وہ نوجوانوں سے متعلق ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ ہمارے نوجوانوں میں سے ایک بھی اپنے ایمان سے دور چلا جائے۔ کیونکہ یہ اپنی زندگیاں برباد کرنے اور اللہ تعالیٰ کی بے پناہ نعمتوں سے اپنے تئیں محروم کرنے کے مترادف ہو گا۔ اس لئے اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری جماعت دراصل اللہ تعالیٰ کی تائید یافتہ جماعت ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی نصرت ہی ہے کہ ہر سال لاکھوں نفوس جماعت احمدیہ میں داخل ہو کر حقیقی (دین) کو قبول کرتے ہیں۔ اُن کا جوش اور ولولہ دوسروں کے لئے نمونہ ہے۔ وہ جماعت میں اس دلی عہد کے ساتھ شامل ہوتے ہیں کہ وہ ہمیشہ جماعت کے خادم رہیں گے۔ کئی لوگوں نے اپنے قبولِ احمدیت کے واقعات قلمبند کئے ہیں خاص طور پر افریقہ اور عرب ممالک کے لوگوں نے۔ انہوں نے کھلم کھلا اس بات کا اظہار کیا ہے کہ انہیں کسی ظاہری دنیاوی طاقت نے قبولِ احمدیت پر مجبور نہیں کیا بلکہ انہیں تو روحانی قوتوں نے احمدیت کی طرف رہنمائی کی ہے اور جلد ہی اُن پر احمدیت کی سچائی واضح ہو گئی۔

وہ اللہ تعالیٰ کی برکات حاصل کرنا چاہتے تھے جن کا وعدہ قرآن کریم میں مومنین سے کیا گیا ہے اور یہی بات اُن کو اس طرف متحرک کرنے والی تھی اور اُن کی دعائیں بھی انہیں برکات کے حصول کے لئے تھیں۔ اس دور میں دنیا بھر میں لوگوں پر یہ حقیقت آشکار ہو رہی ہے کہ صرف جماعت احمدیہ (دین) کی حقیقی تعلیمات پر ثابت قدمی کے ساتھ گامزن ہے۔ وہ اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ صرف ہماری جماعت ہی حقیقی (دین) کو پھیلا رہی ہے اور ہماری جماعت ہی حقیقی مذہب کی گراں قدر خدمت سرانجام دے رہی ہے۔ میں آئیوری کوسٹ کے ایک شہر میں بسنے والے ایک نوجوان Bassam نامی کی مثال پیش کرتا ہوں۔ اُس نے بتایا کہ وہ ایک غیر احمدی مسلمان تھا اور اُس کی (دین حق) میں بہت دلچسپی تھی۔ وہ غیر احمدیوں کی مساجد میں جایا کرتا تھا لیکن وہ (۔) ذاتی رنجشوں میں ملوث رہتے۔ یہ دیکھ کر وہ بہت دل شکستہ ہو جاتا اُسے بہت دُکھ ہوتا اور وہ اس بات پر بہت افسوس بھی کرتا تھا۔ کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُسے جماعت احمدیہ سے متعارف کروایا گیا۔ چنانچہ وہ اپنی نمازیں ہماری (بیت الذکر) میں ادا کرنے لگ گیا اور لوکل درس القرآن بھی سنتا اور ساتھ ساتھ لوکل احمدیوں نے اُسے (دعوت الی اللہ) بھی کی۔ جلد ہی اس پر احمدیت کی سچائی ظاہر ہو گئی اور اُس نے بیعت کر لی۔ لیکن اُس نے صرف بیعت پر ہی اکتفا نہ کیا بلکہ وہ تندہی کے ساتھ لوکل (بیت الذکر) میں ایم ٹی اے دیکھتا رہا اور ایم ٹی اے دیکھنے کے نتیجہ میں وہ اتنا متاثر ہوا کہ چند

مہینوں میں ہی پیسے جمع کر کے اپنے گھر میں سیٹلائیٹ ڈش لگوالی۔ اُس نے بتایا کہ ہر پروگرام جو وہ جماعت احمدیہ کے بارہ میں دیکھتا اُس کے ایمان میں اضافہ کا باعث بنتا۔

گو کہ وہ فرانسیسی زبان بولتا ہے لیکن وہ ایسے پروگرام بھی دیکھتا جو فرانسیسی زبان میں نہیں تھے اور اُس نے ایم ٹی اے کا schedule مکمل حفظ کرلیا تھا۔ اُس نے بتایا کہ میرے خطبات اُس کے لئے خاص طور پر اطمینانِ قلب کا باعث ہوتے اور اسی قسم کے دوسرے پروگرام بھی۔ پس ہر احمدی (۔) کو ایم۔ٹی اے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت کو پہچاننا چاہئے اور اس کی ہرگز ناقدری نہیں کرنی چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق دنیا مختلف ادوار سے گزری ہے اور اب (دین حق) اُس دائمی خلافت کے دَور میں داخل ہوا ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ اس لئے ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ خلافت کے ساتھ اپنا بندھن اور تعلق مضبوط کرے اور آئیوری کوسٹ کے نوجوان کے نمونہ پر چلے۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبہ جمعہ یا حضرت خلیفۃ المسیح کے کسی پروگرام میں اُس نے کوئی ناغہ نہیں کیا اور ہر پروگرام دیکھا ہے۔ اُسے ہمیشہ ایسے نکات مل جاتے ہیں جو اُس کے ایمان میں مزید اضافہ کا باعث بنتے ہیں۔ اس لئے ہر احمدی نوجوان کو اپنی ترجیحات کو تبدیل کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے اُس انعام کا حقیقی شکر گزار ہونا چاہئے جو اُس نے ہمیں ایم ٹی اے کی صورت میں دیا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم ایم ٹی اے کے ساتھ جُڑ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف موضوعات پر مشتمل اور مختلف حالات و واقعات کی روشنی میں ایم ٹی اے شاندار پروگرام تیار کر رہا ہے۔ آپ کو چاہئے کہ ان پروگراموں کو دیکھ کر مختلف معاملات پر اور مختلف مسائل پر (دین حق) کے نقطۂ نظر کو سمجھیں تا کہ آپ کے دینی علم میں بھی اضافہ ہو۔ اور اس طرح انشاء اللہ آپ کا (دین حق) اور جماعت سے بندھن بھی مضبوط ہو جائے گا۔

جیسا کہ میں نے پہلے کہا بہت سے لوگ ہیں جو اپنے جذبات اور تجربات بیان کرتے ہیں۔ ایک اور مثال مالی کے ایک شخص کی دیتا ہوں جس کا انٹرویو احمدیہ ریڈیو سٹیشن نے لیا۔ اُس نے بتایا کہ جب احمدیت کا پیغام ریڈیو پر سنا تو اُسے یوں لگا کہ گویا وہ (دین حق) کے بارہ میں پہلی دفعہ علم حاصل کر رہا ہے۔ اُس نے کہا کہ اُس پر اب یہ حقیقت آشکار ہوئی ہے کہ ماضی میں جو کچھ اُس نے (دین حق) کے بارہ میں سنا اُس کی کوئی حقیقت اور اہمیت ہی نہیں۔ اُس نے کہا کہ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے کہ گویا احمدیت کی تعلیمات سے میری پیدائش نو ہوئی ہے۔ پس اس زمانہ کے نوجوانوں کو اپنے دین کے بارہ میں علم حاصل کرنا چاہئے تا کہ اُن کے ایمان میں اضافہ ہو اور وہ دنیاداری میں نہ پڑ جائیں۔

جیسا کہ میں نے پہلے کہا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ہمیشہ (دین حق) کی حفاظت کرے گا۔ پس اس میں کوئی شک نہیں کہ لوگ احمدیت قبول کرنے کے لئے آتے چلے جائیں گے اور اپنے دین کے حقیقی خادم بن جائیں گے۔ آپ میں سے اکثریت پیدائشی احمدی ہیں۔ آپ میں سے سب کو، پیدائشی احمدی بھی اور بعد میں آنے والوں کو بھی اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ آپ بھی اُن خوش نصیبوں میں شامل ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اُس کی نعمتوں کے وارث ہیں۔

آپ نے اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ آپ دین کا حقیقی علم حاصل کر رہے ہیں اور دین کی گہرائیوں کو سمجھ رہے ہیں تا کہ آپ ذاتی طور پر (دین حق) کی خدمت کیلئے صف اوّل میں کھڑے ہوکر (دین حق) کا دفاع کر سکیں۔ آپ انتظار مت کریں اور نہ ہی ہچکچائیں۔ آپ کو چاہئے کہ آج ہی حضرت اقدس مسیح موعود کے حقیقی خادم کے طور پر اپنا قدم آگے بڑھائیں اور اُن لوگوں میں شامل ہو جائیں جو اس جہان میں بھی اور آخرت میں بھی روحانی انعام پانے والے ہیں۔ یہ بات یاد رکھیں کہ ہمیں اُس طرح بننا ہے جس طرح حضرت اقدس مسیح موعود نے ہم سے توقع کی ہے۔ اور یہ وہی توقعات ہیں جن کا اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کی ہیں۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث کیا ہے تا کہ آپ ایک جماعت قائم کریں جو (دین حق) کی حفاظت کرے۔ اس لئے آج (دین حق) کی خدمت اور اُس کی حفاظت کے لئے یہ بات لازم ہے کہ ہم اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کے ساتھ وابستہ کریں اور آپ کی تعلیمات پر عمل کریں۔ انتہائی تاکید کے ساتھ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اگر آپ کی جماعت قائم نہ کی جاتی تو اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ (۔)(۔) کی (دین حق) کے بارہ میں غلط تشریحات کی وجہ سے (دین حق) تباہ ہو جاتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل اور اُس کی رحمت بذات خود (دین حق) پر انتہائی تاریکی کے دَور میں نازل ہوئی اور اُس نے (دین حق) کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے جماعت احمدیہ (۔) کو قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اُس کی تائید کے ساتھ جماعت احمدیہ کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ مسلسل مخالفت اور ظلم وستم سہنے کے باوجود حضرت مسیح موعود کا پیغام دنیا کے ہر کونے میں پہنچ چکا ہے۔ یقیناً آج دنیا کے پڑھے لکھے اور معزز لوگ برملا اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ صرف جماعت احمدیہ (دین حق) کی حقیقی تصویر پیش کر رہی ہے۔ اگر ہم دنیا کے موجودہ حالات پر نظر دوڑائیں تو ہمیں نظر آتا ہے کہ ایک طرف تو (دین حق) اور خلافت کے نام پر ظلم وستم ڈھائے جا رہے ہیں اور نا انصافیوں کا بازار گرم ہے ...... اس کے برعکس جماعت احمدیہ (۔) خلافت کی قیادت اور رہنمائی میں پیار، محبت اور امن کا پیغام پوری دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ ہم ایسا کر رہے ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود نے ثابت کیا ہے کہ یہی حقیقی (دین حق) ہے۔ یورپ، شمالی امریکہ، افریقہ جنوبی امریکہ، آسٹریلیا، ایشیا اور دنیا کے ہر خطہ میں جہاں بھی ہماری جماعت موجود ہے ہم امن کے جھنڈے تلے متحد ہیں۔ دنیا کی ہر جگہ پر ہمارا ایک ہی پیغام ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے یہاں مغربی ممالک میں میڈیا کی جماعت احمدیہ کے بارہ میں خاص دلچسپی پیدا ہوئی ہے۔ یہاں یوکے میں، امریکہ میں اور دوسرے ممالک میں بھی میڈیا مسلسل جماعت کے متعلق رپورٹیں پیش کر رہا ہے۔ اور میڈیا والے اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ امن اور خیر سگالی پھیلا رہی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ احمدیوں کا دعویٰ ہے کہ فقط دینی تعلیمات ہی اُن میں امن اور خیر سگالی پھیلانے کا جذبہ پیدا کر رہا ہے۔

ہر احمدی (۔) کو خواہ جہاں کہیں وہ ہو (دین حق) کا حقیقی پیغام پھیلانا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں لوگ (دین حق) سے مرتد ہو رہے تھے اور شدت پسند نام نہاد علماء کے شکنجے میں پھنس رہے تھے۔ حضرت مسیح موعود نے اس بات کی تنبیہ کی تھی کہ اگر ایسے حالات رہے تو وہ (دین حق) کی تباہی کا باعث بنیں گے اور آج بھی (دین حق) انہیں مصائب کا شکار ہے۔ حضرت مسیح موعود کے ماننے والوں کی حیثیت سے یہ ہمارا فرض ہے کہ اُن لوگوں سے (دین حق) کا دفاع کریں جو اُسے تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ دشمنان (دین حق) انشاء اللہ کبھی کامیاب نہیں ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (دین حق) کی حفاظت بذات خود کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

بہر حال ہمارے احمدی نوجوانوں کو ہراول دستہ کے طور پر سب سے آگے (دین حق) کی حقیقی تعلیمات کے دفاع میں ہونا چاہئے۔ اس weekend پر آپ نے یہاں اسلام آباد (ٹلفورڈ یوکے) میں اپنا اجتماع منعقد کیا ہے اور امریکہ میں بھی خدام الاحمدیہ نے اپنا اجتماع منعقد کیا ہے اور آج میرا خطاب بھی ایم ٹی اے کی وساطت سے براہ راست سُن رہے ہیں۔ پس آج آپ سب کو یہ پختہ عہد کرنا چاہئے کہ آپ (دین حق) پر کئے گئے ہر قسم کے حملہ کا دفاع کریں گے۔ یہ بھی پختہ عہد کریں کہ آپ وہ لوگ ہوں گے جو (دین حق) کی حقیقی تعلیمات کو دُور دُور تک پھیلائیں گے۔ ہم حقیقی طور پر خوش نصیب ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کے لئے بہت خوبصورت اور تفصیلی ہدایات چھوڑی ہیں۔ پس (دین حق) کے دفاع کے لئے آپ کو ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود اپنی جماعت سے کیا چاہتے تھے اور آپ کی ہم سے کیا توقعات تھیں۔ ایک جگہ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ یہ زمانہ ایک روحانی جنگ کا زمانہ ہے اور اچھائی اور شیطانی اثرات کے درمیان جنگ شروع ہوگئی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ شیطانی اثرات (دین حق) پر حملہ کرنے اور اس کو شکست دینے کیلئے ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو قائم کیا تا کہ وہ شیطانی اثرات کو ہمیشہ کے لئے شکست دے۔

پس جب ایک احمدی نوجوان اس نیت کے ساتھ حضرت مسیح موعود کی بیعت کرتا ہے کہ وہ حقیقی (۔) بنے گا تو اُسے مسلسل اپنا محاسبہ کرنا چاہئے۔ شیطانی اثرات باہر سے بھی اور اندر سے بھی (دین حق) پر حملہ کر رہے ہیں۔ (دینی) دنیا باہمی تنازعات کا شکار ہے اور (دین حق) کی دشمن عالمی طاقتیں بخوشی (۔) کے درمیان نفرتوں کے شعلوں کو مزید بھڑکا رہی ہیں .... پس احمدی نوجوانوں کو یہ عہد کرنا ہے کہ وہ (دین حق) کے دفاع میں پختہ ڈھال بن جائیں گے۔ اور دنیا پر اس بات کو ثابت کریں گے کہ (دین حق) ایک پُر امن مذہب ہے۔ احمدی نوجوان (دین حق) کی حقیقی تعلیمات کو دنیا پر اُجاگر کرنے کی کوشش میں پُر عزم ہوں اور اس عظیم کام کیلئے ہر کوشش اور قربانی کیلئے تیار رہیں۔ مزید بر آں حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اس لئے قائم کیا ہے کیونکہ انسان مسلسل خدا تعالیٰ سے دُور جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے ذرائع مخفی ہوتے چلے جا رہے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث کیا تا کہ آپ اُن مخفی ذرائع پر روشنی ڈالیں۔ پس ہمارے احمدی نوجوان اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانیں اور اپنی اصلاح کریں۔ جب ایسا ہوگا تب ہی وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کی راہوں کو روشن کرنے میں اپنا کردار ادا کر سکیں گے۔ جب تک ایک احمدی اس کوشش میں گامزن نہیں رہے گا تب تک اس کا بیعت کرنا بے فائدہ ہے اور وہ اپنے (دینی) فرائض کو سرانجام دینے میں ناکام رہے گا۔ اگر ہمارے احمدی نوجوان اس مشن میں ناکام رہے تو وہ اُن راہوں پر چلنے لگ جائیں گے جن راہوں پر ابتدائی عیسائی چلے تھے جو ابتدا میں تو اپنے دین کے لئے پُر جوش تھے لیکن بعد میں اپنی تعلیمات سے اس حد تک دُور ہٹتے چلے گئے کہ آج کلیسا کو اپنے وجود کو کھو دینے کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ مغربی ممالک میں رہنے والے نوجوان کبھی اس بات کو روا نہ رکھیں کہ دنیاداری، دنیاوی کشائش یا جدید ترین ٹیکنالوجی اُن کو دین سے دُور لے جانے والی ہو۔ اس کے برعکس ہمیں صرف اُن راہوں کو اختیار کرنا چاہئے جو اللہ تعالیٰ کی طرف لے کر جاتی ہیں۔ اُن راہوں کے حصول کے لئے آپ لازماً حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھیں کیونکہ آپ کے ملفوظات اور تعلیمات اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا دروازہ ہے۔ حضرت مسیح موعود نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے حقیقی بندھن قائم کرنے کے لئے ایک ہی راہ ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت سے کامل وفاداری، کامل اطاعت اور کامل اخلاص کے ساتھ وابستہ کر لے۔

آپ نے فرمایا ہے کہ ہر فردِ جماعت اپنی اناؤں اور خود غرضی کو کلیۃً ختم کر دے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو مضبوطی سے پکڑے رکھے۔ چند دنوں

میں رمضان کے بابرکت مہینہ کا آغاز ہورہا ہے اور اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے بہت اچھا موقع ہے۔ روزہ رکھنے کے ساتھ ساتھ آپ کو اللہ تعالیٰ کی بکثرت عبادت کرنی چاہئے اور قرآن کریم کی تلاوت کرنی چاہئے۔ قرآن کریم میں علوم کے موتیوں کو تلاش کرنا چاہئے۔ ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ محض حضرت مسیح موعود کو قبول کرنا اور آپ کی بیعت کرلینا ہی کافی ہے۔ بلکہ یہ ضروری ہے کہ ہر احمدی اللہ تعالیٰ سے اپنا ذاتی تعلق قائم کرے۔ اور تقویٰ حاصل کرے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے یہ فرمایا ہے کہ جب تک آپ کی جماعت تقویٰ حاصل نہیں کرلیتی وہ فلاح اور نجات حاصل کرنے میں ناکام رہے گی۔ ہمیشہ اپنے نفس کی اصلاح کرنے کی کوشش کرتے رہیں اور حقیقی احمدی بن جائیں۔ آپ میں سے ہر ایک نوجوان کو چاہئے کہ اپنے ایمان کی حفاظت کرے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے براہ راست تعلق قائم رکھے۔ آپ ان لوگوں کے نقش قدم پر مت چلیں جو دنیاوی آسائشیں اور اثر ورسوخ میسر آنے پر اپنے دین کی راہوں سے بھٹک جاتے ہیں۔ آپ ان لوگوں کے نقش قدم پر مت چلیں جو وقت کے ساتھ ساتھ اپنے خالق کو بھول گئے۔ آپ کو ایسا بننا ہے جو حقیقی طور پر بیعت کی شرائط پر عمل کرتے ہیں کیونکہ عہدوں کو پورا کرنا ایک ضروری امر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ سب خدام جو میرے اس خطاب کو آج یوکے میں سُن رہے ہیں اور امریکہ میں سُن رہے ہیں یا دنیا میں کہیں بھی سُن رہے ہیں اللہ کرے کہ آپ اپنے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہوں۔ خدا کرے کہ آپ اُن نوجوانوں میں شمار کئے جائیں جو اپنے لوگوں کی اصلاح کرنے کے فرائض کو بخوبی سرانجام دینے والے ہیں اور قوموں کی ترقی کے لئے صف اوّل میں کھڑے ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ آپ کبھی ایسے نوجوان نہ بنیں جو اپنی قوموں پر بوجھ بنتے ہیں اور قوموں کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔ یقیناً ایسے نوجوان اپنے مذہب کو بہت نقصان پہنچانے والے ہیں۔

پس آج آپ سب یہ عہد کریں کہ ہمارے اجتماعات ہماری روحانی ترقی کا ذریعہ بنیں گے۔ یہ عہد کریں کہ آپ ایسے بن جائیں گے جو دنیا کو روحانیت کی طرف لانے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف لانے والے ہوں گے۔

آج دنیا کی نظریں ہماری جماعت پر ہیں تاکہ وہ (دین حق) کی حقیقی تعلیمات کو دیکھ سکیں۔ یہ وہ بات ہے جو میں اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتا ہوں جب میں دوسرے ممالک کا دورہ کرتا ہوں۔ اس وجہ سے ہم نے دنیا کو ثابت کرنا ہے کہ ہماری باتیں کھوکھلی نہیں ہیں بلکہ ہم اپنی زندگیاں حقیقی امن کے سفیروں کی حیثیت سے گزارتے ہیں اور (دین حق) کی حقیقی تعلیمات کی مشعل ہیں۔ کسی احمدی (۔) کو کبھی بھی کسی قسم کے احساس کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہئے کیونکہ دانش، علم اور سب سے بڑھ کر حق ہمارے ساتھ ہے۔ آخر میں مَیں ایک مرتبہ پھر کہوں گا کہ آپ سب اللہ تعالیٰ سے اپنا ذاتی تعلق قائم کریں اور ہمیشہ اُس کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو کامیاب کرے اور جو باتیں آج مَیں نے کہیں ہیں اُن پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کرے کہ آپ اپنے آپ کو (دین حق) کی سچائی کے چمکتے ہوئے روشن ستارہ کے طور پر ثابت کرنے والے ہوں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اردو میں فرمایا:

یہاں بعض اسائلم سیکر بھی آئے ہوئے ہیں۔ گزشتہ ایک دو سالوں میں آئے ہیں جو انگریزی کچھ حد تو سمجھتے بھی ہوں گے، کچھ پڑھے ہوئے بھی ہیں۔ لیکن ان کے اپنے بھی بعض مسائل ہیں۔ اس لئے مَیں اُن کو یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ یہاں آنے کا مقصد اور یہاں آنے کی وجہ یہ تھی کہ اُن کو اپنے ملک میں صحیح طرح سے نہ عبادت کرنے کا حق دیا گیا تھا، نہ اپنے مذہب پر عمل کرنے کا حق دیا گیا تھا۔ بعض براہ راست اس سے متاثر تھے اور بعض ایسے بھی ہوں گے جو دوسروں کو دیکھ کر اتنا حوصلہ نہیں رکھتے کہ وہ یہ چیزیں دیکھ سکیں۔ اس لئے انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ پاکستان سے نکلیں اور دوسرے ملکوں میں جائیں۔ پس یہاں آپ کا آنا احمدیت کی وجہ سے ہے۔ اُس حقیقی (دین) کی وجہ سے ہے جس کی یہ تعلیم ہے کہ تم نے دنیا میں فساد پیدا نہیں کرنا بلکہ امن ومحبت اور پیار بانٹنا ہے۔ پس جب آپ نے اس وجہ سے ملک چھوڑا ہے تو اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کا یہاں آنا جب خدا تعالیٰ کی خاطر ہے، اس وجہ سے ہے کہ آپ کو مذہبی آزادی نہیں تھی تو پھر اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ یاد رکھنا بھی آپ کا کام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے جو حق ہیں، اس کی عبادت کا حق ہے وہ بھی ادا کرنا آپ کا کام ہے۔ یہ نہیں کہ اسائلم جب تک کلیئر (clear) نہیں ہوتا اس وقت تک تو بڑی دعائیں اور عاجزی دکھاتے ہیں۔ اس کے بعد جب اسائلم پاس ہو گیا یا کوئی job مل گئے، مالی حالات بہتر ہو گئے تو بعض ایسے بھی ہیں جو خدا کو بھول جاتے ہیں، جو اپنی ذمہ داریوں کو بھول جاتے ہیں، جو جماعت کے احسانات کو بھول جاتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے احسانات آپ پر جماعت کی وجہ سے ہیں کہ آپ کو یہاں آکر بہتر حالات میسر آئے۔ یہاں اپنے ملک سے نکلنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مالی لحاظ سے بھی اکثریت کو کشائش عطا فرمائی ہے۔ پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننا ہے، اور یہیں! اور اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری یہی ہے کہ جو اس کے احکامات ہیں اُن پر عمل کیا جائے اور جماعت کا جو نظام ہے اور خلافت سے ایک احمدی کا جو تعلق ہونا چاہئے اُس میں آپ کو بڑھنا چاہئے۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ہمیشہ صرف اجتماع کی حد تک نہیں، چند دنوں تک نہیں بلکہ ہمیشہ اپنے آپ کو احساس دلاتے رہیں، اس کی جگالی کرتے رہیں کہ ہم نے جماعت کے نظام اور خلافت کے ساتھ کامل وابستگی دکھانی ہے تاکہ ہم (دین حق) اور احمدیت کی صحیح خدمت کرسکیں اور اسی طرح یہ بھی کوشش کریں کہ ہر معاملہ میں اپنے نمونے قائم کریں۔ یہاں جب آپ کے اسائلم پاس ہو جائیں، بعض benefits بھی لیتے ہیں، بعض دوسری آسائشیں بھی لیتے ہیں، اُنہیں اس حد تک لینے کی کوشش کریں جس حد تک قانون اور سچائی آپ کو اجازت دیتی ہے۔ جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے اُن سے فائدہ نہ اُٹھائیں۔ جھوٹ کا سہارا لیں گے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کے مقابلے میں جھوٹ کو کھڑا کررہے ہیں۔ اور جھوٹ کو اللہ تعالیٰ نے شرک قرار دیا ہے۔ پس یہ عارضی خداؤں سے ہمیشہ اپنے آپ کو بچاتے رہیں اور اُس زندہ خدا کی طرف جھکیں جو ہمیشہ زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور وہی ہے جو آپ کی ضروریات کو پورا کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔

اب دعا کرلیں۔

☆.....................☆.....................☆

غزل

کیا ہوا حاصل ہمیں زاہد تری گفتار سے
خون کیوں بہنے لگا ہے ہر در و دیوار سے

ناخدا وہ کیا ہوئے جو ہو گئے لاچار سے
کشتیوں کو بھی بچا پائے نہ جو منجدھار سے

منزلیں مشکل سے مشکل تر ہوئی جاتی ہیں کیوں
کام آساں بھی ہوئے جاتے ہیں کچھ دشوار سے

ایسے لگتا ہے زمانے سے وہ رخصت ہو گئے
جیت لیتے تھے جو دُشمن کا بھی دل کردار سے

ہے شبِ ظلمت کو حاجت پھر کسی قندیل کی
ہو عطا اس کو بھی حصہ کچھ ترے انوار سے

مسکرانے کو ترستے ہیں سبھی اہلِ جہاں
پھول ملتے ہی نہیں، گلشن بھرے ہیں خار سے

کیوں ریاکاری مسلط ہو گئی احباب پر
جھوٹ آدمؔ سے کہیں اور سچ کہیں اغیار سے

آدم چغتائی

معلوماتی خبریں

ملکی اخبارات میں سے

گھروں میں موجود چند گندی اشیاء کی صفائی

کچھ گھریلو چیزیں ایسی ہیں جو جراثیم کیلئے پناہ گاہوں کا کام کرسکتی ہیں اور آپ کو بیمار بھی کرسکتی ہیں۔لیکن تھوڑی سی توجہ دے کر آپ انہیں آسانی سے صاف بھی کرسکتے ہیں۔

ٹوتھ برش ہولڈر

اکثر غسل خانوں میں ٹوتھ برش اور ٹوتھ پیسٹ وغیرہ رکھنے کے لئے ایک عدد ٹوتھ برش ہولڈر لگایا جاتا ہے لیکن اگر پابندی سے اس کی صفائی نہ کی جائے تو اس میں کئی طرح کے جراثیم، پھپھوندی اور کائی وغیرہ جمع ہوسکتے ہیں۔اس لئے بہتر ہے کہ ہفتے میں 2 مرتبہ اسے گرم پانی میں صابن گھول کر اچھی طرح صاف کریں اور جراثیم کو اس میں پنپنے کا موقع ہی نہ دیں۔

باتھ میٹ

گھروں میں غسل خانے کے باہر ایک عدد پائیدان باتھ میٹ بھی رکھا جاتا ہے جس سے گیلے پیر پونچھے جاتے ہیں۔لیکن پیروں سے اس کے اندر جذب ہوجانے والی یہی نمی دھول مٹی کے ساتھ مل کر اسے جراثیم کا بہترین ٹھکانہ بھی بناتی ہے۔باتھ میٹ کو جراثیم سے پاک رکھنے کیلئے اس پر وقتاً فوقتاً کھانے کا سوڈا چھڑکنا مفید رہے گا۔علاوہ ازیں جھاڑو یا ویکیوم کلینر سے اس کی صفائی کرنے سے پہلے کم از کم 30 منٹ تک اسے کسی کھلی جگہ پر رکھیں۔

کچن سنک

کچن سنک میں کھانے پینے کی اشیاء اور برتن دھوئے جاتے ہیں۔اس میں عام ٹوائلٹ کے مقابلے میں کہیں زیادہ جراثیم سے آلودہ ہوسکتا ہے۔اس میں دھوئی جانے والی چیزوں کی باقیات جمع ہوتی رہتی ہیں جنہیں بروقت صاف نہ کیا جائے تو ان پر خطرناک جراثیم بن سکتے ہیں۔پانی اور برتن دھونے والے عام صابن/ڈٹرجنٹ/محلول سے بھی ان کی صفائی نہیں ہو پاتی اس لئے حسب ضرورت سفید سرکہ اور لیموں کا رس آپس میں ملائیں اور اس میں کوئی پرانا ٹوتھ برش لے کر ہفتے میں کم از کم ایک مرتبہ کچن سنک کی بھرپور صفائی ضرور کریں۔اس طرح جراثیم بھی مرجائیں گے اور کچن سنک کی صورت بھی نکھر آئے گی۔

ریفریجریٹر سیل (Seal)

ریفریجریٹر کو ہوا بند کرنے کے لئے اس کے دروازوں پر چاروں طرف لچکدار پلاسٹک یا ربڑ جیسی پٹی لگائی جاتی ہے۔صفائی نہ کی جائے تو اس پر مٹی کے ساتھ ساتھ کائی بھی دکھائی دینے لگتی ہے جو مزید سستی برتنے پر ریفریجریٹر کے اندر تک پہنچ سکتی ہے اور اس میں رکھی ہوئی کھانے پینے کی چیزوں کو خراب کرسکتی ہے۔اس کی صفائی کرنے کے لئے بوتل میں آدھا سفید سرکہ اور آدھا پانی ملا کر رکھ لیں۔ہفتے میں ایک بار ریفریجریٹر سیل پر اس محلول کا چھڑکاؤ کریں اور اسے 5 منٹ تک یونہی چھوڑ دیں۔اب ایک صاف کپڑے سے اس کی صفائی کریں۔البتہ ریفریجریٹر کا دروازہ بند کرنے سے پہلے یقین کرلیں کہ اس کی سیل مکمل طور پر سوکھ چکی ہے۔

دروازے کا پائیدان

گھر میں داخلے کے وقت جوتے چپلیں صاف کرنے کیلئے دروازے کے ساتھ ہی ایک پائیدان رکھا جاتا ہے۔اسے ہفتے میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور صاف کریں۔صفائی سے پہلے اچھی طرح جھاڑ لیں اور اس کے بعد قالین صاف کرنے والے برش یا ویکیوم کلینر سے اس کی صفائی کریں۔تو پائیدان والی جگہ صاف کرنے کے بعد میٹ رکھیں اور اس پر تھوڑی سی مقدار میں کھانے کا سوڈا اچھیلا دیں۔

موبائل فون

موبائل کو گندے، صاف، چکنے اور آلودہ ہاتھوں سے بار بار چھوا جاتا ہے۔بعض اوقات یہ باورچی خانے، غسل خانے اور بعض اوقات طہارت خانے تک ساتھ رہتا ہے۔یعنی اس میں وہ تمام جراثیم موجود ہوسکتے ہیں جو ان جگہوں پر پائے جاتے ہیں۔اس کی باریک باریک درزیں صاف کرنے کے لئے ٹوتھ پک کی نوک استعمال کی جاسکتی ہے۔باقی کا تمام موبائل صاف کرنے کے لئے اینٹی بیکٹیریل ٹشو پیپر یا پھر معمولی سے کھانے کے سوڈے والا کوئی صاف کپڑا استعمال کریں۔

بچوں کے کھلونے

گھر میں پانے جانے والے کم وبیش تمام اقسام کے جراثیم ان کھلونوں پر چمٹ جاتے ہیں۔جس کی وجہ سے بچے بھی بیماریوں میں مبتلا ہوسکتے ہیں۔کچھ کھلونے دھوئے جاسکتے ہیں البتہ کھنگالتے وقت تھوڑا سا کھانے کا سوڈا اور سفید سرکہ بھی پانی میں شامل کرلیں۔وہ سخت کھلونے جو واشنگ مشین میں دھوئے نہ جاسکتے ہوں انہیں جراثیم اور میل کچیل سے پاک کرنے کے لئے ایک بالٹی پانی میں تھوڑے سے سفید سرکہ والے محلول میں کچھ دیر کیلئے چھوڑ دیں اور اس کے بعد ایک صاف ستھرے کپڑے سے انہیں اچھی طرح خشک کرلیں۔اگر ان کھلونوں کا دھونا منع ہو تو پھر آدھا کپ پانی میں اتنی ہی مقدار کا سفید سرکہ ملالیں اور کوئی صاف کپڑا اس محلول میں بھگونے اور نچوڑنے کے بعد اسی کپڑے سے کھلونوں کی صفائی کریں۔

دانت کی تکلیف دور کرنے کے چند گھریلو نسخے

بیکنگ سوڈا

روئی کا ایک چھوٹا ٹکڑا لیں اور اسے گرم پانی میں بھگوئیں، پھر اس کے بعد اسے بیکنگ سوڈے میں ڈبوئیں۔جب روئی میں اچھی طرح سے بیکنگ سوڈا لگ گیا ہو، تو اسے دانتوں میں درد والی جگہ پہ لگائیں۔یہ آپ کے درد کو دور کرنے میں مدد فراہم کرے گا۔اس کے علاوہ آپ ایک گلاس گرم پانی میں دو چمچ بیکنگ سوڈا ڈال کر اچھی طرح سے کلی کریں، اس سے بھی دانت کا درد ٹھیک ہوجائے گا۔

لونگ

لونگ میں دانتوں کے درد کا قدرتی علاج موجود ہے۔دو سے تین عدد ثابت لونگ کو اپنے دانتوں کے اس حصے میں رکھیں، جہاں درد ہے اور تب تک رکھیں، جب تک تکلیف دور نہ ہوجائے۔اس کے علاوہ لونگ کا تیل بھی دانت کے درد سے آرام دیتا ہے۔

برف کا ٹکڑا

برف کے ٹکڑے کو رخسار پر رکھ کر اس کی ٹکور کریں۔اس سے درد میں کمی واقع ہوگی۔

گرم کپڑا

تولیے یا کسی بھی کپڑے کو استری کی مدد سے گرم کرلیں، کپڑے کو گرم کرکے اپنے گالوں پہ آہستہ آہستہ سینکائی کریں، درد میں کمی آئے گی۔

کالی مرچ

دانت کے درد میں ثابت کالی مرچ منہ میں رکھنے سے بھی کافی فرق محسوس ہوتا ہے۔اس کے علاوہ نمک اور کالی مرچ کو پیس کے منہ میں ڈال لیں، اس سے بھی فائدہ ہوگا۔

کھیرا

ایک کھیرے کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹ لیں اور اسے دکھنے والی داڑھ یا دانت کی جگہ پہ رکھیں۔

پیاز

پیاز کا ایک باریک ٹکڑا کاٹیں اور اسے دانتوں پہ لگائیں۔

آلو

آلو کو بھی دانتوں کے درد کو دور کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔آلو کا ایک چھوٹا قتلا لیں اور اسے درد والی جگہ پر رکھیں۔

پودینے کی پتیاں

پودینے میں بھی دانتوں کے درد کا قدرتی علاج پایا جاتا ہے۔پودینے کی پتوں کی چیونگم کی طرح چبائیں، تکلیف ختم ہوجائے گی۔

لہسن کے جوئے

ایک لہسن کا جوا اپنے منہ میں رکھیں یا پھر لہسن کو پیس کے اس پہ نمک لگا کے بھی منہ میں رکھا جاسکتا ہے۔دونوں صورتوں میں تکلیف سے نجات ملتی ہے۔ (نارتھ سٹار 12 جون 2016ء)

ٹیلی فون پر # اور * کی علامات کی وجہ

موبائل فون پر ہونے والی دو علامتوں ''سٹیرک (*) اور ہیش (#)'' ایسی علامات ہیں کہ جب یہ دو علامات ٹیلی فون کے ''کی پیڈ'' کا حصہ بنیں تو ان کا استعمال کسی کو معلوم نہیں تھا حتیٰ کہ انہیں متعارف کروانے والی کمپنی کو بھی نہیں، ویب سائٹ سالڈ سگنل بلاگ کی رپورٹ کے مطابق قدیم طرز کے ٹیلی فون کا استعمال بیسویں صدی کے آغاز میں ہی شروع ہوگیا لیکن ''سٹیرک'' اور ''ہیش'' کی علامات 1968ء میں ٹیلی فون کے ''کی پیڈ'' کا حصہ بنیں، اس وقت کے ٹیلی فون ''ٹچ ٹون کی پیڈ'' استعمال کرتے تھے، یعنی ان پر موجود کسی بٹن کو دبانے سے دو آوازیں پیدا ہوتی تھیں، جنہیں سن کر ٹیلی فون سسٹم فیصلہ کرتا تھا کہ کون سا نمبر دبایا گیا ہے۔ان دو باتوں کے امتزاج سے کل 12 مختلف اشارے پیدا کیے جاسکتے تھے۔لیکن ٹیلی فون کے ''کی پیڈ'' پر صرف 0 سے لے کر 9 تک ہندسے تھے، یعنی کل 10 ہندسے۔اس کا نتیجہ یہ تھا کہ تین قطاروں میں کل 9 ہندسے تھے جبکہ آخری قطار میں صرف 0 تھا، جبکہ اس کے دائیں اور بائیں خالی جگہ تھی۔ ٹیکنالوجی کمپنی ''AT&T'' نے 1968ء میں فیصلہ کیا کہ صفر کے دائیں بائیں بھی دو بٹن لگا دیئے جائیں، تاکہ ''کی پیڈ'' دیکھنے میں اچھا لگے۔اب یہ سوال کھڑا ہوا کہ ان دو بٹنوں پر کون سے ہندسے لکھے جائیں، کیونکہ اس وقت نمبر ڈائل کرنے کے لئے صرف 0 سے لے کر 9 تک کے اعداد ہی استعمال ہوتے تھے۔کمپنی نے فیصلہ کیا کہ دو نئے بٹنوں پر سٹیرک اور ہیش کی علامات لکھ دی جائیں، اگرچہ اس وقت ان کا کوئی استعمال نہیں تھا۔کمپنی کا کہنا تھا کہ بعد ازاں ٹیلی فون صارفین خود ہی ان کا کوئی استعمال ڈھونڈ لیں گے اور واقعی بعد میں ایسا ہی ہوا۔تقریباً ایک دہائی بعد ٹیلی فون صارفین کے تجربات کو مدنظر رکھتے ہوئے کمپنی اس نتیجے پر پہنچی کہ ''سٹیرک (*)'' کے بٹن کو کال بیک کے لئے استعمال کیا جائے اور اسی طرح ''ہیش (#)'' کے بٹن کو بعد ازاں وائس میل سسٹم کیلئے استعمال کیا جانے لگا۔سب سے پہلے ''69*'' کا کوڈ وضع کیا گیا، جو اس وقت کال بیک کے لئے استعمال ہوتا تھا۔بعد کے دور میں موبائل فون اور کمپیوٹرز کے وسیع استعمال نے ان دو علامات کے متعدد نئے استعمالات بھی متعارف کروادیئے۔

(روزنامہ آج 12 اکتوبر 2016ء)

☆..........☆..........☆